امیر المؤمنین خلیفہ راشد سیدنا عثمان ذو النورین رضی اللہ عنہ

شہادت سے قبل باغیوں سے آخری خطاب

میں تم لوگوں کو قسم دے کر پوچھتا ہوں، سچ کہو!

کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر بیر رُومہ خرید کر اس کا پانی تمام مسلمانوں کے لئے وقف نہیں کر دیا تھا؟ مسجد نبوی تنگ تھی۔ اس میں سب نمازی نہیں سما سکتے تھے، کیا میں نے اس کی ملحقہ زمین خرید کر اس کی توسیع نہیں کی؟ جب جیشِ عسرہ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امداد کی اپیل کی تو کیا اس وقت میں نے جیشِ عسرہ کی مکمل تیاری کا بندوبست نہیں کیا تھا اور کیا اس پر مسرور ہو کر حضور نے مجھ کو جنت کی بشارت نہیں دی تھی؟ تمام لوگوں نے بیک زبان جواب دیا۔ ہاں!

پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔

اے اللہ! تو گواہ رہ

آپ نے باغیوں کو مخاطب کر کے فرمایا!

اگر تم مجھے قتل کرنا چاہتے ہو تو اس کے جواز کی دلیل کیا ہے؟ میں نے تو اسلام سے پہلے بھی نہ کبھی شراب پی، نہ کبھی زنا کیا اور نہ کسی کو قتل کیا۔

اگر تم نے مجھے قتل کر دیا تو پھر اس کے بعد کبھی تم میں باہم محبت نہ ہو گی، ہمیشہ آپس میں لڑتے جھگڑتے رہو گے اور تمہاری اجتماعیت ختم ہو جائے گی۔

ابن حبان ۵۴۳ / ۱

طبری ج ۴ ص ۳۷۲